THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

الفضل

ایڈیٹر :- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۵۴ ۔ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ء ۔ یوم پنجشنبہ ۔ مطابق ۱۳ر جمادی الاول ۱۳۴۰ھ ۔ جلد ۹

مدینۃ المسیح

اس ہفتہ میں کئی روز تک مطلع ابر آلود رہا ۔ اور بارش بھی اکثر اوقات ہوتی رہی ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے بڑے لڑکے میاں عبدالسلام صاحب ۸ر جنوری سے بخار میں مبتلا ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت عاجل عطا فرمائے ۔

ابھی تک جلسہ پر آنیوالے احباب میں سے بعض دارالامان میں مقیم ہیں ۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے گرانی دور ہو رہی ہے ۔ چنانچہ آٹا گندم کا نرخ ۲ ر ثلث سے ۲ سیر ہو گیا ہے ۔

نظم

الصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا و مولانا محمّدٍ و احمد

(یہ وہ نظم ہے جو مولانا سید محمد محفوظ الحق صاحب علمی نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو سالانہ جلسہ کے موقعہ پر پڑھی)

خداوند قدوس و کبریا ہے ۔ اسی کو سب حمد اور ثنا ہے
وہی حقیقت میں دلربا ہے ۔ وہی کریم اور ذوالعطا ہے
جو سرور جملہ انبیا ہے ۔ جو اک شہنشاہ دوسرا ہے
وہی دو عالم کا آسرا ہے ۔ وہی ہر اک درد کی دوا ہے
وہی رسولوں کو بھیجتا ہے ۔ اسی کا محبوب مصطفےٰ ہے
جو بالیقین نائب خدا ہے ۔ نہ ہو نہ اس سا کوئی ہوا ہے
سلام اُس بادشاہ دیں پر
صلوٰۃ اس ختم مرسلین پر

بنا تھا انسان فتنہ پرستی ۔ مٹی تھی دنیا سے دیں پرستی
عجم میں شیطاں کی پیش دستی ۔ اُجڑ چکی تھی ہر ایک بستی
بشکل ابر رواں برستی ۔ کہ آگیا نورِ حق پرستی
گراں تھی نیکی سبک تھی ہستی ۔ عرب میں تھا سخت جوش مستی
زمیں پیاسی تھی اور ترستی ۔ تب آئی رحمت مگر کو کستی
وہ ساقی بادۂ الستی ۔ سریر آرائے بزم ہستی
سلام اس بادشاہ دیں پر
صلوٰۃ اس ختم مرسلیں پر

وہ قتل و غارت بد شعاری
جو ہو رہی تھیں عرب میں ساری
ہوئی وہ عقلوں کو استواری
وہ سود خواری بنار خواری
مٹائیں وہ اس نبی نے ساری
ملی جو توحید ذاتِ باری
سلام اس شاہِ دیں پر
وہ بے حیائی وہ نابکاری
کئے وہ قرآنِ پاک جاری
تو لات و عزیٰ پہ لات ماری
صلوٰۃ اس ختم مرسلیں پر
وہ فخر قومی وہ میگساری
کہ فوج باطل ہوئی فراری
ہوئی محمدؐ کی تاجداری

اُٹھا لیا جب اُسے خدا نے
کھلے ہدایت کے آستانے
وہ فقر دیں کو لگی گمانے
وہ خود سلیں کیں سب القیلانے
لگے سمجھی ان سے فیض پانے
رہے نہ کچھ کام پھر ٹھکانے
سلام اس بادشاہِ دیں پر
کہ جب وعدہ ملے خدا نے
یونہی گذرتے ہے زمانے
ہوا جو دیکھا تھا مصطفےٰ نے
صلوٰۃ اس ختم مرسلین پر
نہ بجے حکومت کے شادیانے
کہ ایک پٹا لیا ہوا نے
جو کہہ دیا تھا شہِ ہدیٰ نے

رہی تھی قرآں کی بس عبارت
تو عالموں میں بسی شرارت
قرآہ تکنے لگی بصارت
بنا تھا اسلام رسم و عادت
گھٹی طہارت۔ بڑھی جسارت
کہ کاش پوری ہو وہ بشارت
سلام اس بادشاہ دیں پر
مساجد آباد۔ بے ہدایت
کہ آگیا دورہ ضلالت
ہے جسکی قرآن میں اشارت
صلوٰۃ اس ختم مرسلیں پر
جو عامیوں میں گھسی جہالت
ہوئے سب ارکانِ دیں غارت
رسول مقبول کی سفارت

وہ جوج ماجوج کے رسالے
پہن کے پیغمبری دوشالے
بُجے عقیدوں کے سر اُچھالے
بڑے سنبھالے ہوئے جو بھالے
تو لیکے قہر خدا کے آئے
دلوں کے لاکھوں شمع نکالے
سلام اس شاہِ اولین پر
پڑے تھے مسلم کی جان کے لالے
تمام دجال مار ڈالے
تو کھولے فتح و ظفر کے تالے
صلوٰۃ اس شاہِ آخریں پر
یکایک آئے وہ آنیوالے
صلیب کی، موت کے حوالے
تجھے جلانے نہیں جلانے

خدا کا جسپر کلام آیا
وہی امام الہام آیا
سفیر با احترام آیا
نبی کا جسپر سلام آیا
وہ لیکے وحدت کا جام آیا
رسول ذی احتشام آیا
سلام مذکورِ اولیں پر
وہ جس کا قرآں میں نام آیا
محمدی بدر تام آیا
حبیب ہر خاص و عام آیا
صلوٰۃ مشہور آخریں پر
خبر میں ذکر مقام آیا
مُقیم دار الکرام آیا
وہ تاجدار انام آیا

وہ ہے حبیبِ حبیبِ جاں
کشادہ ہے وہ جبینِ خنداں
وہ ریش انبوہ چشم تاباں
تصدق اس پر مرے دل و جاں
ہے گندمی رنگ روئے جاناں
فراخ اور نیم باز درخشاں
سلام محبوب اولیں پر
نبی نے حلیہ کیا نمایاں
درازی مائل ہے قد ذیشاں
بلند بینی۔ کشادہ دنداں
صلوٰۃ مطلوب آخریں پر
کہ ہے وہ اک کوکب درخشاں
وہ بال سیدھے نہیں پیچاں
ذراسی لکنت زباں میں پنہاں

مراتبیں تھیں یہی خدا کی
کہ پائیں بعثت جو رہنما کی
کہ کریں بیعت شہِ ہدیٰ کی
یہی تمنائیں انبیاء کی
مسیح و مہدی با صفا کی
اسی سے حاصل ہے رضا کی
سلام موعودِ اولیں پر
ہوائیں پاک مصطفےٰ کی
تو ہے یہی شان اتقا کی
یہی صدا ہے اب اس گدا کی
صلوٰۃ مشہور آخریں پر
بشارتیں جملہ اولیاء کی
یہی ہے ایماں یہی تھے پاکی
سُنیں وہ حرص اپنے بے ریا کی

سلام مقبولِ دلربا پر
سلام اس بدرِ مصطفےٰ پر
سلام اس شمع نورِ دیں پر
درود مامورِ کبریا پر
درود اس صدرِ اولیا پر
درود اس مشعل یقیں پر
سلام طورِ محمدی پر
سلام اس مرکزِ ضیا پر
سلام اس شاہِ قادیاں پر
سلام موعودِ اولیں پر
درود نورِ محمدی پر
درود اس نقطۂ صفا پر
درود اس دیں کے پہلواں پر
درود محمودِ آخریں پر

(گدائے بارگاہ عالی۔ علمی احمدی)

اخبار احمدیہ

امتحان وکالت میں کامیابی

میں نے ۵ر دسمبر کو ایل ایل بی کلاس کمپارٹمنٹ کا امتحان دیا تھا نتیجہ نکل آیا ہے۔ میں بفضلہ ۲۵۲ نمبروں پر کامیاب ہو گیا ہوں۔ ملک عزیز محمد چوہدری احمدی آف ڈیرہ غازیخان حال گوجرانوالہ

اسمائے احمدی بنانیوالے احباب

جو نام شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں (۱) شیخ عبد الحکیم صاحب سیکرٹری تبلیغ انبالہ (۲) منشی فتح محمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ گوگیرہ شامل ہیں۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان۔

نکاح

جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۱ء کو میرے بھائی محمد ابراہیم صاحب ساکن قلعہ صوبہ سنگھ کا نکاح مسماۃ رابعہ بی بی چوہدری خدا بخش صاحب کی پوتی ساکن دوو والی ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ حافظ روشن علی صاحب نے پڑھا۔ خاکسار عبد اللہ خان احمدی از قلعہ صوبہ سنگھ (سیالکوٹ)

ولادت

بروز جمعہ ۱۱ر نومبر ۱۹۲۱ء خاکسار کے ہاں لڑکا متولد ہوا ہے جس کا نام محمد صدیق رکھا گیا۔ احباب مولود کیلئے دعا خیر فرمائیں۔ فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

خاکسار کے ہاں بروز جمعرات یکم دسمبر بوقت ۳ بجے لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب اس کے لئے دعا فرما دیں۔ بندہ محمد چراغ الدین حکیم احمدی کاہنو وان (گورداسپور)

میرے گھر میں خدا کے فضل سے دوسرا لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام شمس الاسلام رکھا گیا۔ احباب مولود کے لئے دعا فرمائیں۔ قادر بخش احمدی مسجد ولی محمد خان گودری بازار ملتان

برادر ای احمد کوڈالی (مالابار) کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔

عاجز کے گھر فرزند نرینہ پیدا ہوا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اس خوشی میں امداد غریب فنڈ میں ایک روپیہ بھیجا جاتا ہے۔ محبوب عالم۔ ہیڈ ماسٹر مڈل سکول حسن آباد (اٹک)

میرے گھر میں خدا کے فضل سے ۲۲ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس کا نام امۃ الشافی تجویز فرمایا۔ احباب مولودہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عاجز ڈاکٹر سید غلام غوث مہاجر۔

درخواستہائے دعا

بوجہ عدم گنجائش دیر سے ہم اخبار احمدیہ کے عنوان کے ماتحت درخواستہائے دعا شائع نہیں کر سکے۔ اور اب ان کا شائع کرنا بعد از وقت ہے۔ اسلئے ہم جملہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ جماعت کے سب مریضوں اور دیگر حاجتمندوں کیلئے دعائے خیر فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۲ جنوری ۱۹۲۲ء

جماعت احمدیہ کا مرکزی سالانہ جلسہ بابت سنہ ۱۹۲۱ء

جلسہ کا دوسرا دن - ۲۷ دسمبر

پہلا اجلاس

آج تلاوت قرآن کریم کے بعد منشی قاسم علیخان صاحب قادیانی (رامپوری) نے جو نظم پڑھی - اور جو احباب ملاحظہ کر چکے ہیں - جس کا مطلع یہ تھا ؎

کٹ گئے وقت مرے رب کی عنایت نہ ہوئی
کوئے روز مگر مجھ کو شکایت نہ ہوئی

اس نظم کے بعد ایک پنجابی نظم پڑھی گئی - اور پورے دس بجے جناب شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل مصری کی تقریر بعنوان " کیا حضرت مسیح موعود کو اپنے دعوے کے متعلق ابہام رہا " شروع ہوئی پیشتر اس کے کہ ہم اس تقریر کا خلاصہ درج کریں - ہم اس رپورٹ کے متعلق ایک خاص بات بتا دینا چاہتے ہیں - وہ یہ کہ ہم جو اخبار میں رپورٹ درج کرتے ہیں - اسمیں مقررین کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں - مقرر کے الفاظ کا تتبع نہیں کیا جاتا - البتہ مفہوم کو بیان کرنے کی پوری کوشش ہوتی ہے - اسمیں ممکن ہے کہ کہیں رپورٹر مقرر کے مفہوم کو بیان کرنے میں غلطی بھی کر جائے - اس کے بعد ہم اپنا سلسلہ شروع کرتے ہیں:-

شیخ صاحب نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا کہ:-

برادران! میرا مضمون جیسا کہ پروگرام سے ظاہر ہے اس عنوان پر ہے - کہ " کیا حضرت مسیح موعود کو اپنے دعوے کے متعلق ابہام رہا " اس سوال کا مختصر جواب تو یہ ہے - کہ حضرت مسیح موعود کو ابہام نہیں رہا لیکن ایک وجہ سے ضرورت پیش آئی ہے - کہ اس کے متعلق کسی قدر تفصیل سے جواب دیا جائے - وجہ یہ ہے کہ پیغامی حضرت خلیفۃ ثانی کے بعض الفاظ لیکر اور غلط نتائج نکالکر پیش کرتے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ ان سے لازم آتا ہے کہ حضرت مسیح موعود اپنے دعوے کو سمجھے نہیں - اور اسی کے متعلق پیغامیوں نے منجملہ اور سخت الفاظ کے لکھا ہے کہ حضرت صاحب نبی نہیں غبی تھے - نعوذ باللہ -

مولوی محمد علی صاحب نے بھی پر بحث کرتے ہوئے جذبات کو ابھارنے کے لئے اپنی کتاب " النبوۃ فی الاسلام " کے صفحے کے صفحے سیاہ کر دئے ہیں - جنمیں حضرت صاحب کے متعلق اس قسم کی باتیں لکھی ہیں کہ ایسے شخص کو تم مجنون کہوگے یا کیا - وغیرہ وغیرہ -

مگر میں اسوقت جذبات کو ابھارنیوالے الفاظ کی بجائے اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے چند ہیڈنگوں کے ماتحت اپنے خیالات ظاہر کرنا چاہتا ہوں - کیا سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتابیں منسوخ ہو گئی ہیں - کیا حضرت مسیح موعود کو سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے لفظ نبی و رسول کا مفہوم معلوم نہ تھا - کیا اسکی نظیر مل سکتی ہے کہ کسی نبی نے اپنے متعلق نہ سمجھا ہو - منسوخ کا لفظ جو ہماری کتب میں آتا ہے - اس کا کیا مطلب ہے اگر وقت نے کفایت کی - تو میں ان عنوانوں پر کچھ کہنا چاہتا ہوں - اسکے بعد جناب شیخ صاحب نے پہلے حضرت اقدس کی کتب سے چند اس قسم کے حوالے پڑھے جنمیں نبوت سے انکار کیا گیا ہے - (مثلاً رسالہ فتح اسلام کا حوالہ جسمیں حضور نے نبوت سے انکار کرتے ہوئے اپنے دعوی کو محدثیت کا دعویٰ لکھا ہے - جو من وجہ نبوت ہے -) اور حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ اب نبوت تشریعی کا دروازہ بند ہے - وغیرہ وغیرہ -

ان کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام کے وہ حوالے پڑھے جنمیں حضور نے اپنی نبوت کا اعلان کیا ہے - اور نبی کی تعریف بیان کی ہے - مثلاً براہین احمدیہ حصہ پنجم کا حوالہ - کہ نبی کے معنے یہ نہیں - کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو اور شریعت کا لانا اس کیلئے شرط نہیں ہوتا وغیرہ - اب ہم جب ان تمام عبارتوں پر غور کرتے ہیں - تو واضح ہو جاتا ہے - کہ چونکہ مسلمانوں میں پہلے سے یہ عقیدہ جم چکا تھا - کہ رسول وہ ہوتا ہے - جو صاحب شریعت ہو یا بعض احکام شرعیہ کو منسوخ کرے - اور حضرت اقدس بھی یہی سمجھتے تھے اس لئے آپ نے باوجود کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے کہا کہ میں نبی و رسول نہیں - کیونکہ آپ نہ صاحب شریعت تھے - نہ پہلی شریعت کے بعض احکام کو منسوخ کرتے تھے - لیکن دوسرے حوالوں میں آپ نے فرمایا - کہ رسول کے لئے یہ شرط نہیں کہ وہ صاحب شریعت ہو یا شریعت سابق کے بعض احکام کو منسوخ کرے یا صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو بلکہ نبی و رسول وہ ہے - جس کو بکثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہو - شریعت کا لانا اس کے لئے شرط نہیں اس بناء پر ہم لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جو حضرت اقدس کو نبی کہتے ہیں - کیا کوئی دکھا سکتا ہے - کہ ہم حضرت کو نئی شریعت لانیوالا یا شریعت محمدیہ کے بعض احکام کو منسوخ قرار دینے والا یا نبی کریم کی اتباع سے الگ نبی مانتے ہیں - ہرگز نہیں -

ایک غلطی کے ازالہ میں حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ آپ مستقل نبوت سے انکار کرتے رہے ہیں - یعنے آنحضرت سے الگ ہو کر نبی ہونے سے - دوسری بات یہ تھی کہ حضرت اقدس نے اپنے دعویٰ کو سمجھا نہیں - اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ حضرت اقدس نے ابتداء میں اپنے دعویٰ کو سمجھا - کہ آپ مامور الٰہی اور کلیم اللہ ہیں - مگر یہ کہ اصطلاحی طور پر اسکو کیا کہنا چاہیئے یہ جس وقت آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا تو آپ نے اپنے آپ کو نبی کہدیا - کیونکہ پہلے آپ کو محدث بھی کہا گیا تھا - اور ادھر نبوت کے متعلق عام مسلمانوں کے ایسے ہی آپ کے بھی خیالات تھے اسلئے آپ نے اپنے آپ کو جزوی نبی یا محدث کہا - مگر جب بارش کی طرح وحی نازل ہوئی - اور اس نے آپ کو صریح طور پر نبی کا خطاب دیا - تو آپ نے اپنے آپ کو نبی کہا - اسلئے یہ سوال ہی نہیں اٹھتا - کہ آپ نے اپنے دعویٰ کو نہیں سمجھا - اب ہم سے ایک مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ایسی نظیر پیش کرو - کہ پہلے انبیاء میں سے کسی کو نبی کہا گیا ہو اور اس نے اپنے آپ کو نبی نہ سمجھا ہو -

اسکے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ نظیر کا مطالبہ درست

نہیں۔ اوّل ہم کہتے ہیں کہ اسپر کوئی عقلی اعتراض وارد کرو کیا یہ محال ہے۔ کہ کوئی شخص نہ سمجھے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ تو وہ بھی مانتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس کو بکثرت وحی میں نبی اللہ کہا گیا ہے۔ وہ ہمیں اس کی نظیر دکھائیں۔ کہ ایک غیر نبی ہو۔ اور خدا تعالیٰ اسکو باوجود اس کے غیر نبی ہونے کے لفظ نبی سے مخاطب کرتا رہا ہو ؎

اب ہم کہتے ہیں کہ نظیر کا مطالبہ کہاں تک صحیح ہے دیکھو یحییٰ حضرت عیسےٰ کی بشارت لیکر آئے تھے۔ اور نبی تھے لیکن خدا تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے۔ وَلَمْ نَجْعَلْ لَّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا۔ اس کا نظیر نہ تھا۔ پھر دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے نبوت و رسالت سے مشرف کیا مگر وہ کہتے ہیں۔ ویضیق صدری ولا ینطلق لسانی فارسل الی ھارون۔ میرا سینہ تنگی کرتا ہے۔ اور میری زبان چلتی نہیں۔ ہارون کو نبی بنا دیجئے۔ کیا اسکی نظیر ہے۔ کہ ایک شخص کو خدا تعالیٰ نبی بناتا ہو۔ اور وہ کہتا ہو کہ مجھے نبی نہ بنائیے۔ بلکہ میری بجائے کسی اور کو بنا دیجئے۔

حضرت مسیح موعود کے متعلق تو زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ سمجھے نہ تھے۔ مگر حضرت موسیٰ سمجھتے ہیں۔ اور پھر انکار کرتے ہیں۔ کیا اسکی نظیر ہے۔ نظیر کا مطالبہ اگر صحیح ہے۔ تو پھر سب سے پہلے نبی کے لئے دقت ہوگی۔ وہ کہاں سے نظیر لائیگا۔ لیکن ہم نظیر بھی پیش کرتے ہیں۔ وہ تمام انبیاء کی مفصل تاریخیں ہمیں دکھائیں۔ پھر ہمارا فرض ہوگا کہ ہم انکو نظیر بھی دیں۔ مگر باوجود اسکے ہمارے سامنے جس قدر حالات انبیاء کے ہیں۔ ہم ان سے دکھاتے ہیں کہ انبیاء میں سے ایسے بھی ہیں۔ کہ جن کو اپنے دعوے کے متعلق ابہام رہا۔

چنانچہ جب ہم بائبل کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں سب سے پہلے حضرت مسیح کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتداء میں اپنے متعلق نہیں سمجھے تھے۔ مرقس کے باب ہشتم میں آتا ہے کہ واقعہ صلیب کے قبل حضرت مسیح نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا۔ اور بعض ایلیاہ۔ اور بعض نبیوں میں سے کوئی۔ مسیح نے ان سے پوچھا تم مجھے کیا کہتے ہو۔ پطرس نے کہا تو مسیح ہے۔ پھر اس نے انہیں تاکید کی۔ کہ میری بابت کسی سے یہ نہ کہنا۔ اس سے ظاہر ہے کہ پہلے لوگوں پر حضرت مسیح کا دعویٰ ظاہر نہ تھا۔ یا انھوں نے مسیح کی زبان سے اپنا اصل دعویٰ نہیں سُنا تھا اسلئے مسیح نے لوگوں کے خیالات پوچھے۔ تو شاگردوں نے بتایا کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے۔ مگر پطرس نے سمجھا۔ اب سوال ہوتا ہے۔ کہ پطرس نے کیونکر سمجھا۔ تو اس کا جواب ظاہر ہے کہ بائبل میں ایلیاہ۔ مسیح اور وہ نبی یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی۔ جب مسیح نے ان پہلے ناموں میں سے کسی کی تصدیق نہ کی۔ تو پطرس نے سمجھ لیا۔ کہ اب مسیح کے سوا اور کوئی نام باقی نہیں ہے اسلئے اس نے کہا کہ تو مسیح ہے

اسی طرح ایک اور نظیر ہے۔ وہ یوحنا باب ۱ آیت ۱۹ تا ۲۸ میں ذکر ہے۔ حضرت یحییٰ یا یوحنا کے پاس یہود کے فرستادہ گئے۔ کہ پوچھیں تو کون ہے۔ جب پوچھا کہ تم مسیح ہو۔ تو انکار کیا اور ایلیاہ ہونے سے بھی انکار کیا۔ اور وہ نبی ہونے سے بھی انکار کیا۔ جب انھوں نے پوچھا کہ آخر تو ہے کون تو حضرت یحییٰ نے کہا کہ میں بیابان میں پکارنے والی کی آواز ہوں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ یحییٰ جو ایلیاہ کے رنگ میں آئے تھے۔ ان کو اسوقت تک کہ ان سے پوچھا گیا۔ معلوم نہ تھا۔ کہ وہ کس عہدے پر فائز ہیں۔ اب ایک یہ بھی سوال تھا کہ حضرت صاحب لفظ نبی کے مفہوم کو جانتے تھے کہ نہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ جن لوگوں سے حضرت صاحب مخاطب تھے۔ انہیں نبی و رسول کے جو معنے رائج تھے۔ وہ یہ تھے۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ صاحب شریعت ہونا۔ اور کسی نبی کا متبع نہ ہونا اگر حضرت صاحب نبی و رسول کے لفظ پہلے استعمال کرتے۔ تو وہ لوگ یہی سمجھ سکتے تھے۔ دوسرے آپ کی وحی میں محدث اللہ کا لفظ تھا۔ ادھر نبی و رسول کا۔ اسلئے آپ نے اپنی وحی کی تاویل کی مگر جب خدا نے بارش کی طرح وحی نازل کر کے نبی فرمایا۔ تو آپ نے اپنے آپ کو نبی کہا۔

شیخ صاحب مکرم کی یہ تقریر پورے ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔ اس تقریر کے بعد

رپورٹ نظارت تالیف و اشاعت

کا وقت تھا۔ چنانچہ جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے ناظر تالیف و اشاعت نے اپنی رپورٹ چالیس منٹ میں باختصار سنانے کی کوشش کی۔ ہم اسمیں سے خلاصۃً نذر ناظرین الفضل کرتے ہیں۔

آپ نے احباب سے بعد سلام خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اسکے کہ میں رپورٹ سناؤں۔ آپ صاحبوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے کتنے بھائیوں نے حضرت اقدس کے اس منشاء کو پورا کیا ہے کہ ہر ایک احمدی سال میں کم از کم ایک شخص کو سلسلہ حقہ میں داخل کرے۔ جن بھائیوں کی تحریک سے کوئی شخص سلسلہ حقہ میں داخل ہوا ہو۔ وہ دفتر میں اپنے نام لکھوا دیں۔

امسال تالیف کا کام قریب قریب بند ہی رہا۔ حافظ روشن علی صاحب مبلغین کلاس کے استاد مقرر کئے گئے۔ مبلغین کلاس میں مولوی فاضل اور وہ طلباء جن کے متعلق خیال کیا گیا کہ وہ چل سکتے ہیں۔ داخل ہیں۔ انھوں نے اپنے کورس کے ایک حصہ کو ختم کر لیا ہے۔ مولوی فضل دین صاحب خدمت پر ہے۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے تبلیغ کے لئے دو تین چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع کئے ہیں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مباحثہ لاہور شائع کیا۔ "ترک موالات" مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح دو دفعہ چھپوا کر شائع کیا گیا۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ حضور کی ایک تصنیف آئینہ صداقت جسمیں اختلاف کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اور جو مولوی محمد علی کے رسالہ سپلٹ کے جواب میں ہے۔ اور حضور کی پچھلے سال کی تقاریر بنام ملائکۃ اللہ شائع ہوئیں۔ الفضل بھی اسی محکمہ کے ماتحت ہے۔ اس نے جو کام کیا ہے۔ وہ احباب سے پوشیدہ نہیں۔ امسال حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی روزانہ ڈائری کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس کو بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ الفضل کی آمد ۹۴۱۲ ہے۔ اور خرچ اس سے زیادہ۔ خریداری کم ہے۔ اس سال کل ۱۹ خریدار بڑھے ہیں۔

تشحیذ الاذہان بھی بہترین کام کر رکھا ہے۔ اس نے مباحثہ چنیوٹ۔ مباحثہ بمبئی وغیرہ شائع کئے ہیں۔ اسکی آمد کی نسبت خرچ ۲۴۴ روپیہ زائد ہوا۔ ضیاء الاسلام پریس میں آمد ۱۸۶۳۔ اور ۳۱۵ واجب الوصول ہیں۔

تقریری اشاعت قادیان کے علاقہ کو حضرت خلیفۃ المسیح کے منشاء کے مطابق چار حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ جن کے ذمہ دار تبلیغ میر محمد اسحٰق صاحب۔ مولانا سرور شاہ صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب اور میر قاسم علی صاحب ہیں۔

میر قاسم علی صاحب کے حصہ میں خاص قادیان تھا۔ میر صاحب کے سوا باقی بزرگ اپنی مصروفیت کی وجہ سے یہ کام نہیں کر سکے۔ امسال تمام ہندوستان میں تبلیغی دورے کئے گئے۔ جن احباب نے اپنے طور پر تبلیغ میں زیادہ حصہ لیا۔ وہ حافظ سید مختار احمد صاحب چودہری ظفر اللہ خان صاحب۔ ڈاکٹر ساجد صاحب۔ شیخ قطب الدین صاحب۔ خان صاحب منشی فرزند علی صاحب۔ چودہری نصر اللہ خان صاحب۔ شیخ حسن محمد صاحب وغیرہ وغیرہ

شیخ عبد الرحمن صاحب مصری نے تین اہم مباحثہ کئے۔ ایک مالیر کوٹلہ میں مولوی ثناء اللہ سے۔ اور دو آریوں سے ایک قادیان میں ایک لاہور میں۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نے سیلون کا دورہ کیا۔ حکیم خلیل احمد صاحب رخصت پر ہیں۔ اسلئے بمبئی کا مشن فی الحال بند ہو گیا ہے۔ بنگال میں مولوی محفوظ الحق صاحب علمی بھیجے گئے تھے۔ اب وہ میسور میں منتقل کر دئے گئے ہیں۔ اور آپ جلسہ کے بعد وہاں جائینگے ؛

ابتداء سال میں مبلغین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت مکرمی معظمی جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے نروس سسٹم پر لیکچر دیا۔ تبلیغی سکرٹریوں میں جن بھائیوں نے نمایاں کام کیا ہے۔ ان میں منشی فضل الرحمن صاحب سکرٹری سامانہ ہیں۔ جن کے ذریعہ تیس آدمی کے قریب سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے ہیں ؛

بیرونی مشن - ۱۴ر جولائی تک لنڈن مشن کے امیر چودہری فتح محمد صاحب تھے۔ دسمبر ۱۹۲۰ء تک ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر بھی وہیں رہے ہیں۔ ماسٹر صاحب مغربی افریقہ کی طرف بھیجے گئے اور چودہری صاحب لنڈن سے واپس آگئے۔ اب وہاں مولوی مبارک علی صاحب ہی کام کرتے ہیں۔ مسجد کے لئے جو مکان خریدا گیا ہے۔ وہ ایک ایکڑ زمین پر واقع ہے۔ ہمارے مشن میں غیر احمدی معززین بھی آکر تقریروں وغیرہ میں حصہ لیتے تھے۔ مثلاً پروفیسر لیون ایم اے۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان خالد شیلڈرک عیسائی مشنوں نے اب ہمارے رعب کو تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے ہماری مخالفت بھی ہوتی ہے۔ ہندوستانی طلبا بھی وہاں جاتے ہیں۔ مسجد کے فنڈ میں سے بقیہ رقم جو مکان خریدنے کے بعد بچی تھی۔ وہ تجارت میں لگا دی گئی ہے۔ کہ اس سے جو نفع ہو۔ اس سے ہمیشہ کے مشن کا خرچ چلایا جائے ؛

امسال محض ولایت مشن نے خط و کتابت کی اسکا نمبر روزانگی خطوط ۷۵۸ ہے۔ بیس اشخاص سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ایسٹ اینڈ east end میں بھی ایک مرکز تبلیغ قائم ہے۔

افریقہ میں جو عظیم الشان کامیابی ہوئی ہے۔ وہ آپکو معلوم ہے۔ مولوی عبد الرحیم صاحب کو خدا تعالیٰ نے بڑی کامیابی دی اور ان کے ذریعہ ہم نے یدخلون فی اللہ افواجاً کا نظارہ دیکھ لیا۔ وہاں کی جماعت نے منارۃ المسیح کے لیمپوں کے لئے آٹھ سو روپیہ بھیجا ہے۔ وہاں ایک مبلغ کافی نہیں۔ امید ہے۔ کم از کم ایک مبلغ فروری میں وہاں چلا جائیگا ؛

امریکہ میں حضرت مفتی صاحب نے باوجود مشکلات رسالہ "مسلم سن رائز" muslim sun rise شائع کر دیا ہے۔ جس کے تین نمبر شایع ہو چکے ہیں ؛

ماریشیس کا مشن بھی اپنا کام کر رہا ہے۔ ماسٹر غلام محمد صاحب جن کی جگہ مولوی عبید اللہ صاحب گئے ہیں۔ شاید ایک مبلغ حسن موسیٰ خان صاحب باوجود اپنی علالت کے کام میں مشغول ہیں اور ایک ماہوار جرنل شایع کرنے کی فکر میں ہیں۔

ایسٹ افریقہ میں بابو عبد الکریم صاحب جوش سے کام کر رہے ہیں زنجبار میں ڈاکٹر عبد الغنی صاحب تبلیغ میں ساعی ہیں۔ عرب میں حضرت میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی کے ذریعہ جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی حفاظت کرے۔ اور ترقی دے ؛

افریقہ میں اس الہام کا ظہور شروع ہو گیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے"۔ کیونکہ وہاں کے ایک بادشاہ نے درخواست کی تھی کہ مجھے حضرت کے کپڑے کا کوئی ٹکڑا دیا جائے۔ کہ میں اس سے برکت حاصل کروں۔ بارہ بجکر دس منٹ پر یہ رپورٹ ختم ہوئی۔ اور اب ہمارے خوش بیان مبلغ مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کا وقت تھا۔ اور آپ کی تقریر کا عنوان تھا

پیشگوئیوں اور حضرت اقدس کے دیگر الہامات پر نئے اعتراضات کے جواب

چنانچہ وقت مقررہ پر حکیم صاحب سٹیج پر آئے اور تشہد و تعوذ کے بعد کہا۔ برادران! آپکو میرے مضمون کا عنوان معلوم ہے۔ آپ نے اسوقت حضرت اقدس نبی اللہ احمدؑ کی کامیابیوں کو دیکھا اور سنا اب وہ گھڑی آگئی ہے۔ کہ بادشاہ اس خدا کے رسول کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔ جبکہ یہ نظارہ دنیا دیکھ رہی ہے۔ ایسے بھی لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی مجھے کہا گیا ہے کہ نئے اعتراضات بیان کروں۔ مگر نئے دو ایک ثناء اللہ اور محمد حسین اور مونگھیری پیدا ہوں۔ تو شاید نئے اعتراضات بھی ہو جائیں۔ ورنہ ان مخالفوں کے ترکش میں جس قدر تیر تھے۔ وہ تو سب کے سب چھوڑ چکے ہیں۔ یہ لوگ بالمقابل آکر دیکھ چکے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کس کے ساتھ ہے۔ اور کون راندۂ درگاہ ہے۔ اس بدقسمت قوم کا ہونا بھی ضروری تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

گر نبودے درمقابل روئے مکروہ وسیاہ
کس چہ دانستے جمالِ شاہدِ گلفام را

اگر مولوی محمد حسین بٹالوی جیسا شخص سلسلہ کو درہم برہم کر دینے کا مدعی نہ ہوتا۔ تو خدا تعالےٰ اس پیشگوئی کو کیسے دکھاتا۔

"اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ"

مجھے خواہ کچھ ہی کہا جائے۔ لیکن میں کہونگا۔ کہ اگر حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب جیسا شخص مولوی محمد علی وغیرہ کے ساتھ بلکہ یہ نہ کہتا کہ میں خلیفہ کو معزول کرتا ہوں۔ تو آیت استخلاف میں جو پیشگوئی تھی۔ اس کی شوکت کیسے ظاہر ہوتی ؎

گر نیفتادے بخصمے کار در جنگ و نبرد
کے شدے جوہر عیاں شمشیر خوں آشام را

سب سے بڑا مخالف جو ثناء اللہ سے بھی بڑا ہے۔ اسلئے کہ ثناء اللہ نرا مولوی ہی ہے۔ اور وہ پیر بھی بنا ہوا ہے وہ محمد علی مونگھیری ہے۔ اس کا اعتراض یہ ہے۔ جو تذکرہ یونس نام رسالہ میں انکی طرف سے شایع کیا گیا ہے۔ کہ پیشگوئی کسی رسول کی صداقت کا معیار نہیں۔ افسوس ہے یہی بات اب غیر مبایعین کی طرف سے بھی کہی جاتی ہے۔ چنانچہ مرہم عیسےٰ نے جو کچھ کہا وہ آپ الفضل میں مع جواب دیکھ چکے ہیں ؛

مگر میں ان کے جواب میں کہتا ہوں کہ اگر نبوۃ کسی رسول کی رسالت کا ثبوت نہیں ہو سکتی تو خدا تعالیٰ کے عالم الغیب ہونیکا بھی کوئی ثبوت نہیں۔ نہ صرف عالم الغیب ہونیکا بلکہ اسکی تمام صفات کا علم اور ظہور پیشگوئی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ سورج اور چاند کو خدا نے بنایا مگر دیکھنے والا نہیں۔ لیکن ایک شخص دیکھنے والے کی طرح گواہی دیگا۔ جب وہ خدا کے اس وعدہ کو پورا ہوتا دیکھیگا۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسل اور مومنوں کی مدد فرماتا ہے۔

دوسرا اعتراض ہے کہ کسی نے اپنی پیشگوئی پر اپنے صدق و کذب کا مدار نہیں رکھا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ دیکھو حضرت شعیب کی ایک پیشگوئی قرآن کریم میں درج ہے فرماتے ہیں کہ ویقوم اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل۔ سوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ومن ھو کاذب وارتقبوا انی معکم رقیب (پارہ ۱۲ رکوع ۸) اے قوم تم اپنی جگہ کام کرو اور میں اپنی جگہ۔ عنقریب جان لوگے کہ کس پر عذاب آتا ہے اور اسکو ذلیل کرتا ہے اور کون کاذب ہے۔ انتظار کرو۔ میں بھی انتظار کرتا ہوں۔

کیا اس پیشگوئی کے ظہور پر حضرت شعیب نے اپنے صدق کا مدار نہیں ٹھہرایا۔

پھر اس قسم کی بھی پیشگوئیوں کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ پہلے ایک عام عذاب کی خبر دی کہ یہ کام کروگے تو عذاب آئیگا مگر جب اس کام کے کرنے پر عذاب نہ آیا تو اور وقت مقرر کیا گیا۔ چنانچہ حضرت صالح کی پیشگوئی ہے۔ فرماتے ہیں۔ ویقوم ھذہ ناقۃ اللہ لکم آیۃ فذروھا تاکل فی ارض اللہ ولا تمسوھا بسوء فیاخذکم عذاب قریب اس میں کوئی وقت کی تصریح نہیں کہ دیر کو عذاب آئیگا۔ بلکہ فرمایا کہ تم نے ادھر ناقہ کو تکلیف دی اور ادھر تم پر عذاب آیا۔ مگر انھوں نے ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں عذاب نہ آیا۔ تب وقت مقرر کیا گیا تمتعوا فی دارکم ثلثۃ ایام ذالک وعد غیر مکذوب (پ ۱۲ ع ۶) اچھا اب ہم مدت مقرر کرتے ہیں۔ تین دن صبر کرو پھر تم پر عذاب آئیگا۔ یہ نہ ٹلنے والا وعدہ ہے۔ اپنی جماعت کے بڑھنے اور فتح

پانے کی پیشگوئیاں بھی قرآن میں ملتی ہیں۔ جیسے فرمایا سیھزم الجمع ویولون الدبر

لوگ کہتے ہیں کہ "مرزا صاحب" کی پیشگوئیاں کیا ہیں صرف یہ کہ فلاں مرجائیگا۔ فلاں ہلاک ہوگا۔ شخصی ہلاکت کی پیشگوئی کا ثبوت بھی قرآن کریم میں ہے۔ جیسے فرمایا تبت یدا ابی لھب وتب کہتے ہیں کہ "مرزا صاحب" پیشگوئی ہوتی ہے کہ میرے بیٹا ہوگا۔ دیکھئے قرآن کریم میں انبیاء اولاد کی بھی پیشگوئی کرتے ہیں۔ جیسے زکریا کی پیشگوئی ہے۔

اعتراض کیا گیا ہے کہ "مرزا صاحب" کہتے ہیں کہ نبی کریم کے تین ہزار نشان تھے۔ اور اپنے تین لاکھ۔ مگر اس کا جواب ہے کہ حضرت اقدس نے جو نبی کریم کے تین ہزار نشانات لکھے وہ فتح الباری میں مذکور ہیں ورنہ حضرت صاحب تو کہتے ہیں کہ میرے نشانات تمام انبیاء سے بجز آنحضرت کے بڑھ کر ہیں۔ دوسرے حضرت صاحب خادم اور فرزند کی حیثیت ہیں اور خادم اور فرزند کا کام آقا اور باپ کا کام سمجھا جاتا ہے۔ ثبوت طلب کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کے تین لاکھ نشانات دکھاؤ۔ میں کہتا ہوں کہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷ پڑھو تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ حضرت کے نشانات اس سے بھی زیادہ ہیں۔ کیونکہ ہر احمدی اپنے ساتھ ایک نشان رکھتا ہے۔ سوال ہے کہ کیا ظل اصل سے بڑھ سکتا ہے۔ ان کو معلوم نہیں کہ ظل کا وجود تو اصل سے ہوتا ہے۔ ظل کتنا بھی بڑھ جائے جب تک اصل ہے وہ ہے۔ ورنہ نہیں ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ ابھی حکیم صاحب مضمون بیان ہی کر رہے تھے۔ کہ آپ کا وقت ختم ہو گیا اور آپ کو اپنی تقریر ایک بجے ختم کرنا پڑی۔ حکیم صاحب کی تقریر کے بعد نماز ظہر و عصر کے لئے اجلاس برخاست ہوا۔ اور اس وقت میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب نے چند منٹ مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں وغیرہ میں تبلیغ کی ضرورت پر تقریر کی اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت صرف مسلمانوں کی طرف نہ تھی بلکہ تمام دنیا کی طرف تھی۔ اس لئے چاہئے کہ ہم بھی اپنی تبلیغ کسی خاص قوم تک محدود نہ رکھیں۔ گو ہم بیرونی ممالک میں تبلیغ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

نیشنل کانگریس کے مقابلہ میں جب مسلم لیگ کی تاسیس ہوئی تو اس سے منشاء یہ تھا کہ گورنمنٹ کی ایک وفادار جماعت پیدا ہو اس وقت چاہا گیا کہ حضرت مسیح موعود اس کو پسند فرمائیں۔

حضور نے جو کچھ اس کے متعلق فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے کہ دراصل لیگ اور کانگریس ایک ہی ہیں۔ مجھے تو لیگ سے بھی بغاوت کی بو آتی ہے۔ اس وقت اس بات کو ظاہر بینوں نے یقیناً غلط سمجھا گیا۔ مگر اب کی دفعہ احمد آباد کے اجلاس لیگ کے صدر استقبالیہ کمیٹی مسٹر عباس طیب جی نے کہا کہ

"معاملہ خلافت میں چونکہ ہندوؤں نے ہماری بڑی مدد کی ہے اور چونکہ کانگریس اور مسلم لیگ کا ایک ہی مقصد ہے اس لئے میری رائے میں لیگ کی علیحدہ ہستی کی ضرورت نہیں اور اس کو کانگریس میں ملا دینا چاہیئے"

اس نوٹ کو درج کرنے کے بعد معزز وکیل لکھتا ہے کہ "درحقیقت میں وہ (مسلم لیگ) پہلے ہی مدغم ہو چکی ہے"

وکیل ۴ جنوری ۱۹۲۲ء

وکیل سے معاصرانہ شکوہ الفضل کی اشاعت ۱۷ دسمبر میں "عجائبات امریکہ" کے عنوان سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جسے معزز روزانہ وکیل کی اشاعت ۲۴ دسمبر میں صفحہ اول پر نقل کیا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ حضرت مفتی صاحب کا نام ہے۔ نہ الفضل کا۔ اس بات سے تو ہم خوش ہیں کہ الفضل کے مضامین کو ہمارے معاصرین اپنے خاص صفحات میں جگہ دیتے ہیں۔ اور اس طرح وہ باتیں ان لوگوں تک پہنچ جاتی ہیں جن کو الفضل کے دیکھنے کا موقعہ میسر نہیں۔ مگر کیا از روئے انصاف اور قاعدہ الفضل کا اتنا بھی حق نہیں کہ اس کے معزز معاصرین اس کا نام بھی مضمون کے ساتھ ہی ایک گوشہ میں دیدیا کریں

خطبۂ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰؍ دسمبر ۱۹۲۱ء

(مسجد نور)

چونکہ آج احباب جانے والے ہیں۔ اسلئے مختصر طور پر چند باتیں بیان کرتا ہوں۔ دوسری وجہ مختصر بیان کرنے کی یہ بھی ہے کہ تین دن سے متواتر بولنے اور کل تو سارا دن لیکچر دینے سے کیونکہ مردوں میں لیکچر ختم کرنے کے بعد عورتوں میں لیکچر دینا پڑا۔ آواز اول تو اچھی طرح نکلتی نہیں۔ اور جو نکلتی ہے۔ وہ سب تک نہیں پہنچیگی اس لئے مختصراً چند نصائح کرتا ہوں ۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ اور معافی

اول تو ایک غلط فہمی دُور کرنا چاہتا ہوں۔ جو کل کے لیکچر سے پیدا ہوئی ہے۔ میں نے کہا تھا۔ کہ میری طرف سے ایک چٹھی بھیجی گئی تھی۔ جس کا کئی لوگوں نے جواب نہ دیا۔ بیرونی جماعتوں کے سکرٹریوں نے سمجھا ہے کہ ان کی طرف بھیجی گئی ہوگی۔ ان کی طرف سے رقعے آرہے ہیں کہ انہیں نہیں پہنچی۔ ان کی تسلی کے لئے میں کہتا ہوں کہ ان کو نہیں بھیجی گئی تھی۔ بلکہ ایسے لوگوں کے پاس بھیجی گئی تھی جو باحیثیت سمجھے گئے تھے۔ اور جن کے متعلق خیال تھا۔ کہ اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ گو تنگیاں اور مشکلات ایسے لوگوں کو بھی ہوتی ہیں۔ مگر ان کے متعلق یہ سمجھ کر کہ وہ شامل ہو سکیں گے۔ لکھا گیا تھا۔ اور کہا گیا تھا کہ جواب دیں۔ اسلئے سکرٹریوں کو گھبراہٹ کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کو وہ چٹھی نہیں بھیجی گئی تھی ؛

دوم یہ کہ چونکہ یہ پہلی دفعہ ہے۔ اسلئے جن لوگوں نے جواب نہ دینے کی وجوہات مجھے لکھی ہیں۔ انکو میں معاف کرتا ہوں اور بقیہ کے لئے فی الحال یہی سزا تجویز کرتا ہوں کہ وہ وجہ لکھدیں۔ کہ انھوں نے کیوں جواب نہیں دیا ؛

شعائر اللہ کی تعظیم

اسکے بعد میں احباب کو ایک خاص نصیحت کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے کچھ شعائر مقرر کئے ہوئے ہیں۔ انکی عزت اور احترام ایک نہایت ضروری بات ہے۔ چونکہ ہمیشہ شرارت اور بدی بہت چھوٹی چھوٹی باتوں سے پیدا ہوتی اور آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہے۔ اسلئے جب تک اس کے پیدا ہونے کے دروازے بند نہ کئے جائیں۔ بند نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم میں آپ لوگ پڑھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر ناراض ہوتا ہے کہ رسول کریم کو راعنا نہ کہو۔ حالانکہ اس کے بھی وہی معنے ہیں۔ جو انظرنا کے ہیں۔ پھر کیوں فرماتا ہے کہ راعنا نہ کہو۔ انظرنا کہو اور یہاں تک فرماتا ہے۔ کہ اگر تم راعنا کہوگے تو تمہارے ایمان ضائع ہو جائینگے۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ راعنا کے لفظ میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ منافق اور شریر لوگ اسمیں کجی پیدا کر کے راعینا یا چبا کر رعونت کی طرف لیجا سکتے تھے۔ یا چونکہ رسول کریم نے ابتدائی زمانہ میں بکریاں چرائی تھیں۔ اسکی طرف ہتک کے طور پر اشارہ کرتے تھے۔ یہ وجہ بھی تھی۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ راعنا باب مفاعلہ سے ہے۔ اور اس کے معنے بنتے ہیں کہ تم [illegible] کام کرو۔ تو میں تمہارے لئے یہ کام کرونگا۔ گویا دونوں طرف کی شرط پائی جاتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں قاتلوا۔ اسکے معنے ہیں۔ کہ دو آدمی ایک دوسرے سے لڑے۔ اگر صرف ایک ہی لڑے۔ تو اس کے لئے یہ نہیں کہینگے۔ اگرچہ راعنا کے عام استعمال میں یہی معنے لئے جاتے تھے۔ کہ آپ ہماری رعایت کریں۔ مگر لغت میں اس کا یہ مفہوم بھی ہے کہ تم ہماری رعایت کرو۔ تو ہم بھی تمہاری رعایت کرینگے۔ گویا اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ آپ ہمارا خیال رکھیں۔ ہم بھی آپ کا خیال رکھیں گے۔ اور اسمیں گستاخی اور بے ادبی پائی جاتی ہے۔ یہودیوں کا منشا یہ تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کریں۔ تا ان سے سنکر مسلمان بھی ان الفاظ کو استعمال کرنے لگ جائیں۔ اور اسطرح رسول کریم کا ادب اور احترام آہستہ آہستہ دور ہو جائے۔ اس بدی کا سد باب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے روک دیا کہ کوئی یہ لفظ رسول کریم کے متعلق استعمال نہ کرے ؛

قابل ادب الفاظ کی بے ادبی

تو چھوٹی چھوٹی باتوں کا شریعت میں لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں جو تباہی اور خرابی پیدا ہوئی۔ اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انھوں نے ادب اور احترام کے الفاظ گندے معنوں میں استعمال کرنے شروع کر دئے۔ انکی حکومتیں مٹ گئیں۔ سلطنتیں برباد ہو گئیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ ان کے نزدیک "بادشاہ" کے معنے "بیوقوف" کے ہو گئے۔ جہاں "بادشاہ" "بے وقوف" کو کہا جائے۔ وہاں بادشاہ کا ادب کہاں رہ سکتا ہے۔ اور جب بادشاہ کا ادب گیا۔ تو حکومت بھی تباہ ہو گئی۔ اسی طرح علماء اور بزرگوں کا ادب مسلمانوں کے دلوں سے اس طرح اُٹھا۔ کہ "حضرت" کا لفظ جو ان کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ یہی لفظ شریروں اور بدمعاشوں کے متعلق استعمال کرنے لگے۔ اس طرح علماء کا ادب مٹ گیا۔ اور انکی بے ادبی شروع ہو گئی۔ اسی طرح دیکھو اللہ کے لفظ کی بے ادبی سے مسلمانوں پر کس قدر تباہی اور بربادی آئی۔ جب کسی کے پاس کچھ نہ رہے تو کہتے ہیں "اب تو اللہ ہی اللہ ہے" یعنی ان کے نزدیک اللہ کے معنے یہ ہیں کہ "کچھ نہیں" یہ کہنے سے ان کا مطلب یہ نہیں ہوتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والا اللہ ان کے مدنظر ہوتا ہے۔ یا حضرت ابوبکرؓ والا اللہ انکے ذہن میں ہوتا ہے۔ جن سے رسول کریم نے ایک موقعہ پر جب کہ وہ اپنا سارا مال خدا کی راہ میں دینے کے لئے لے آئے۔ پوچھا کہ گھر کیا چھوڑ آئے ہو۔ تو انہوں نے کہا تھا "اللہ" یہ اور رنگ تھا۔ اور انکی اور ہی شان تھی۔ مگر مسلمان جب یہ کہتے ہیں۔ کہ اب اللہ ہی اللہ ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ نفی ہے۔ اب کچھ نہیں رہا۔ اس طرح اللہ کے لفظ کے استعمال کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں سے خدا تعالیٰ پر ایمان اُٹھ گیا۔ اور انہیں دہریت آگھیری ؛

اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ ادب اور احترام کے الفاظ کبھی گندی اور بری جگہ استعمال نہیں کرنے چاہئیں ورنہ قابل ادب چیزوں کا ادب اُٹھ جائیگا۔ اور اس کا نتیجہ سوائے تباہی اور بربادی کے اور کچھ نہیں ہوگا ؛

لفظ شہید کا بیجا استعمال

مثلاً "شہید" کا لفظ ہے دیکھو آجکل مسلمانوں کی عقلیں

کس طرح ماری گئی ہیں۔ وہ جو دین کے لئے مارے گئے وہ جنھوں نے دین کی خدمت کرتے ہوئے اپنی جانیں دیں وہ جنھوں نے اپنے خون سے اسلام کی بنیاد کو مضبوط کیا ان کے لئے خدا تعالیٰ نے "شہید" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور جن کے متعلق آیا ہے۔ کہ اوروں کو تو برزخ سے گذار کر بہشت میں داخل کیا جائیگا۔ مگر وہ جلدی داخل بہشت کردیئے جائینگے۔ یہ تو شہید کی شان ہے۔ مگر مسلمانوں نے کانپور کی مسجد کے غسلخانہ کو شہید قرار دیا۔ گویا اس گارے اور مٹی کو جو پاخانہ میں بھی ڈالی جاسکتی ہے۔ حضرت عثمان رضؓ کے برابر بنا دیا۔ اسی طرح ایک شعر ہے۔ جسمیں جھجری کو شہید کہا گیا ہے (حضور نے شعر پڑھا تھا۔ لیکن قلم بند نہ ہو سکا) اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمانوں کے دلوں سے اس لفظ کا ادب مٹ گیا۔ اگر ان میں اس کا ادب رہتا۔ وہ سمجھتے۔ یہ بہت بڑا درجہ ہے۔ اور اس کے بہت اعلیٰ نتائج نکلتے۔ خدا تعالیٰ کی خاص خوشنودی حاصل ہوتی ہے تو جب کبھی شہادت پانے کا موقع آتا۔ کبھی پیچھے نہ ہٹتے۔ مگر چونکہ ان میں ادب نہ رہا۔ اسلئے اس درجہ کی ان کی نظر میں کچھ حقیقت نہ رہی۔ اور غسل خانے اور جھجریوں کو شہید کہنے لگ گئے۔ جب شہید کی حیثیت ان کی نگاہ میں یہ رہ گئی۔ تو شہادت حاصل کرنے کی خواہش ان کے دل میں خاک پیدا ہو سکتی ہے ؎

پس یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ الفاظ جن کا شریعت نے ادب اور احترام لازم قرار دیا ہے ان کا ادب کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور یہ بات مومن کے ایمان میں داخل ہے ؎

دو اشتہار

مجھے اس خطبہ کے پڑھنے کی تحریک اس طرح ہوئی۔ کہ میں نے ٹہلتے ٹہلتے گھر میں دو اشتہار لگے ہوئے دیکھے۔ جنمیں دو نہایت نامعقول فقرے درج تھے۔ ایک میں تو لکھا تھا "حمائل اعجاز صنعت" گویا اس کتاب میں ایسا اعجاز رکھا گیا۔ کہ اس کا کاتب ایسا ہی ہے۔ جیسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے بھی اعجاز دکھایا۔ اور اس کاتب نے بھی۔

دوسرے اشتہار میں لکھا تھا۔ "اعجازی پریس"۔ گویا خدا تعالیٰ ہی ایسا پریس بنا سکتا ہے۔ اور اس پریس بنانے والے کو ہی اس نے یہ قدرت بخشی ہے۔ اور کوئی انسان نہیں۔ جو ایسا پریس بنا سکے ؎

لفظ "اعجاز" کا بیجا استعمال

اب میں پوچھتا ہوں جب تم معمولی کتابت کو اور معمولی پریس کو اعجاز کے نام دو گے۔ تو حضرت مرزا صاحب اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعجازوں اور معجزوں کی تمہاری نگاہ میں کیا قدر رہیگی۔ جس کی نظر سے اس قسم کے فقرے گذر ینگے۔ وہ سمجھیگا۔ ذرا کوئی کارآمد چیز ہو یا جس میں کوئی ذرا عجوبہ ہو۔ وہ اعجاز ہوتا ہے اور اس طرح اس کے دل سے اصل اعجاز کی وقعت دُور ہو جائیگی۔ میرے نزدیک یہ مخفی کفر ہے۔ کیونکہ اس طرح شریعت کے احترام کو تباہ کیا جاتا ہے۔ پریس بے کیا چیز۔ اور اسمیں اعجاز کونسا ہے۔ ایسے پریسوں کے سینکڑوں نسخے تو میں نے پڑھے ہیں۔ حالانکہ میں اس فن کا آدمی نہیں ہوں۔ اور نہ مجھے اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت تھی تاہم تین چار نسخے تو مجھے یاد بھی ہیں ؎

اسی طرح حمائل میں کونسی ایسی صنعت ہے۔ جسے اعجاز کا درجہ دیا جاسکے۔ یہ کہاں کی صنعت ہے کہ اگر الف پہلی سطر میں آ گیا۔ تو پچھلی سطر میں بھی الف ہی آیا۔ ایک اس کے لئے ایک سطر لمبی لکھ دی اور دوسری چھوٹی۔ یہ تو ایسی ہی صنعت ہے۔ جیسے کسی نے کہا ہے۔

رفتم بہ بازار خریدم گنا

"قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس"

اس طرح تو اگر کوئی وید اور انجیل کو بھی لکھنا چاہے۔ تو لکھ سکتا ہے۔ ۲۶ حروف ہوتے ہیں۔ اور بعض زبانوں میں تو اس سے بھی تھوڑے۔ اور زیادہ سے زیادہ ۳۵، ۳۶ ہوتے ہیں۔ ان کو ایسی ترتیب دینا کہ جو پہلی سطر کے پہلے آئے۔ وہی آخری سطر کے پہلے آئے۔ اسمیں اعجاز کیا ہے یہ تو لفظ اعجاز کے ساتھ تمسخر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ معجزہ اور اعجاز کی قدر اتنی ہی رہ جائیگی۔ جب بچے کے سامنے مسیح موعود کے کسی معجزہ کا ذکر آئیگا۔ تو فوراً اس کا خیال پریس اور حمائل کی طرف چلا جائیگا۔ کہ یہ معجزہ بھی ایسا ہی ہو گا ؎

اعجاز کی حقیقت

حالانکہ اعجاز تو وہ معجزہ ہوتا ہے۔ کہ جو خدا تعالیٰ کی قدرت سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ ورنہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود حضرت عیسیٰ ؑ۔ حضرت موسیٰ ؑ کا ذاتی فعل بھی اعجاز نہیں کہلا سکتا۔ چہ جائیکہ کسی اور انسان کے فعل کو اعجاز کہا جائے۔ اعجاز تو وہ فعل ہے۔ جو حضرت موسیٰ ؑ۔ حضرت عیسیٰ ؑ۔ حضرت مرزا صاحب اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالیٰ نے کرایا اب بتاؤ۔ اگر حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ۔ رسول کریم اور حضرت مرزا صاحب اکٹھے ہو جاتے۔ تو کیا یہ کام نہ کر سکتے اس کو اعجاز کہنے کے تو یہ معنے ہوئے کہ گویا خدا خود اُتر آیا اور اس نے یہ کام کئے ؎

شرعی الفاظ کا ادب ضروری ہے

یہ بہت بیہودہ اور لغو حرکت ہے۔ شریعت کے الفاظ کا ادب نہایت ضروری ہے۔ جو الفاظ شریعت میں داخل ہیں۔ یا مسلمانوں کے استعمال سے شریعت میں داخل ہو گئے ہیں جیسے اعجاز کا لفظ ہے۔ انکی توقیر اور ادب کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ یہی اعجاز کا لفظ ہے۔ جسے ہم انبیاء کرام کی توقیر بچوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں۔ لیکن جب وہ پریس کے متعلق بھی اعجاز کا لفظ استعمال ہوتا دیکھینگے تو وہ رسولوں کے معجزہ کے متعلق یہی سمجھینگے۔ کہ وہ پریس بنایا کرتے ہونگے یا کتابت کرتے ہونگے۔ مومن کے لئے ہر بات میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ تم لوگ ان باتوں کے متعلق خاص احتیاط کرو۔ اور ان لوگوں میں سے نہ بنو۔ جنھوں نے شریعت کے قابل ادب الفاظ کی بے ادبی کر کے تباہی و بربادی حاصل کی ہے۔ لفظ "آیت" "معجزہ"۔ "کرامت" "نبی"۔ "رسول" اور اسی طرح کے اور الفاظ تمہارے نزدیک بڑے معزز اور مکرم ہوں۔ تمہارے نزدیک "حضرت" "شہید" یا اور ایسے ہی الفاظ روحانیت اور بزرگی پر دلالت کرنے والے ہوں۔ تاکہ تمہارے بچوں میں بھی ان کا ادب اور احترام پایا جائے۔ اور ان کے لئے یہ الفاظ مقرر ہیں۔ ان کا ادب جن کے دلوں میں جاگزین ہو۔ ان الفاظ کی کبھی بے حرمتی اور بے ادبی نہ کرو۔ کبھی بیجا معنوں میں استعمال نہ کرو۔ کبھی بطور ہنسی اور تمسخر انہیں

مُنہ سے نہ نکالو۔ اس طرح اول ان الفاظ کا ادب اُٹھ جائیگا اور پھر ان لوگوں کا ادب اُٹھ جائیگا۔ جن کے متعلق یہ استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ جو بچہ اپنے بھائی یا باپ کو دیکھیگا۔ کہ حضرت کا لفظ وہ شریر کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ تو جب کسی بزرگ کے پاس جاکر دیکھیگا۔ کہ اسے کوئی "حضرت" کہتا ہے۔ تو یہی سمجھیگا کہ [illegible] کرتا ہے ؛

میں نے یہ عام طور پر بات اسلئے کہی ہے۔ کہ عام طور پر لوگ ہنسی اور تمسخر میں ایسے الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض تو یہاں تک کرتے ہیں کہ آیت اور حدیث بطور تمسخر پڑھتے ہیں۔ چونکہ ایسی باتوں کے نتائج سخت خطرناک ہوتے ہیں۔ اسلئے تمہیں ان سے بچنا چاہیئے ؛

دوسری نصیحت یہ ہے۔ کہ جو احباب جائینگے۔ انکو میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ چونکہ سفر میں دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ وہ واپسی کے وقت جہاں اپنے لئے اپنے گھر والوں کے لئے دعائیں کریں۔ وہاں خدا کے جلال کے ظاہر ہونے اور کفر کے مٹنے کے لئے دعا کریں ؛

کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی

ناظرین کرام کو یاد ہوگا۔ کہ اس سے پہلے کچھ عرصہ ہوا ہے۔ خاکسار نے الفضل میں کتاب مندرجہ عنوان سے ایک حوالہ کی شہادت کا اظہار کیا تھا۔ یعنی یہ کہ جیسے کہ ہمارے بعض غیر احمدی مولوی صاحبان کا دعویٰ ہے۔ کہ اس کتاب میں نزول مسیح ابن مریم کی ایک حدیث صاف طور پر "من السماء" کے الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ ثابت ہوگیا ہے۔ کہ ایسی کوئی خاص حدیث اس کتاب میں موجود نہیں ہے۔ اور جو ہے بھی وہ البتہ بحوالہ البخاری شریف ہے۔ حالانکہ خود بخاری شریف کے اندر جو نزول مسیح علیہ السلام کے باب میں احادیث ہیں۔ ان میں "من السماء" کے الفاظ مذکور نہیں۔ بروقت اس کتاب کا حوالہ جو میں نے اپنے کسی بیاض میں لکھا ہوا تھا۔ [illegible] سے رہ گیا۔ لیکن بنا بر جوش اظہار حق میں نے اس کا فوراً اعلان کردیا تھا۔ اب اتفاق سے وہ حوالہ دو چار دن ہوئے۔ مل گیا ہے۔ تو میں نے مناسب جانا کہ مخالف و موافق کے اعلام و اطمینان کے لئے اصل حوالہ کا بھی اعلان کردوں۔ چنانچہ وہ حسب ذیل ہے :-

عن نافع مولی ابی قتادۃ الانصاری قال ان ابا هریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم رواہ البخاری فی الصحیح عن یحیی بن بکیر واخرجہ مسلم من وجہ اٰخر عن یونس وانما اراد نزوله من السماء بعد الرفع الیہ۔ دیکھو کتاب الاسماء والصفات مطبوعہ انوار احمدی الٰہ آباد ۱۳۱۳ھ صفحہ ۳۰۱۔ باب قول اللہ عز وجل لعیسیٰ علیہ السلام۔

اب اصل حوالہ کے ملاحظہ سے آپ کو واضح ہوگیا ہوگا کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف بخاری سے ہی اس حدیث کو لیا ہے۔ جس میں مسیح کے نزول من السماء کا ذکر تھا۔ بلکہ فرماتے ہیں۔ مسلم کی حدیث میں بھی ایسا ہی مرقوم ہے۔ لیجئے صاحب! یک نہ شد دو شد۔ اے غیر احمدی مولوی صاحبان! اب آپ کا فرض ہے۔ کہ خواہ روئے زمین کے کتب خانوں سے تلاش کرکے کوئی ایسی بخاری و مسلم نکالو۔ جس میں نزول مسیح علیہ السلام کی حدیث میں "من السماء" کے الفاظ بھی ہوں۔ ورنہ خبردار نرا کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا سنا سنایا حوالہ کسی احمدی کے مقابلہ میں آئندہ پیش نہ کرنا۔ کیونکہ اس حوالہ کی حقیقت خدا کے فضل سے اب واضح و روشن ہوگئی ہے۔

خاکسار خادم حسین۔

رُباعی

خاکیست گرش دیدہ و مغز و دل و جگر
چندے ہمہ تو اثمت اختر ہمہ دگر
با جبر تے یہ گوہر عزیزان خود نگر
بشناس قدر نور کہ زمینا ست جلوہ گر

(ملک غلام [illegible] (۱۹۲۱)) [illegible]

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

قادیان میں رہائش کرنیوالوں کو مژدہ

۱۔ ایک مکان نور ہسپتال کے قریب دس کرم کے فاصلہ پر جس کا نقشہ حسب ذیل ہے۔ برائے فروخت موجود ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

کوٹھڑی | [illegible] | صحن | [illegible] | دروازہ
دالان | [illegible] | | پاخانہ |

تمام مکان پختہ بنا ہوا ہے۔

۲۔ [illegible] احمدیہ کے جانب شمال ۲۰ فٹ کا بازار چھوڑ کر ایک بلاک پانچ کنال کا موجود ہے۔ جس کے جنوب کی طرف بازار بیس فٹ اور مشرق کی طرف بازار بیس فٹ اور شمال کی طرف ایک گلی ۸ فٹ جاتی ہے۔

یہ قطعہ شہر کے نہایت قریب اور سٹور کے بالکل متصل ہے۔ اگر کوئی صاحب سارا خریدیگا۔ تو للعہ مرلہ اور جو صاحب ایک کنال بطرف مشرق خریدیگا اسکو للعہ فی مرلہ کے حساب سے فروخت ہوگی خریداران مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر
عبد العزیز بزاز جہاں خان منیجر احمدیہ سٹور قادیان پنجاب

قادیان میں سکنی زمین

۱۔ محلہ دارالرحمت میں ۵ روپیہ فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کی زمین موجود ہے قیمت حسب موقعہ ۵ روپیہ ۸ / ۵ روپیہ ۱۲ / ۶ روپیہ فی مرلہ ہے۔ ۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں ۵ روپیہ فی مرلہ والی زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں بر لب سڑک کلاں یعنی سڑک موضع کھارا پر بھی جگہہ موجود ہے۔ قیمت ۱۰ روپیہ فی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل غربی میں جگہہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ ۳۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب مشرق میں سڑک موضع کھارا کے اوپر سالم کھیت قابل فروخت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہونگے۔ کوئی کھیت پانچ کنال کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار کا کوئی آٹھ کا وغیرہ وغیرہ موقعہ اچھا ہے۔ قیمت ۵ روپیہ فی مرلہ ہے۔ **نوٹ**۔ بڑی سڑک کے اوپر کسی موقعہ پر بھی دو کنال سے کم جگہہ نہیں دیجاتی۔ مگر اندرون محلہ دس مرلہ تک بھی جگہہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ مرلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ جہاں دکانیں بن سکتی ہیں۔ شرح مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ جو درخواست کے ساتھ بھیجنی چاہیئے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے۔ پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جس جگہہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کے واسطے جگہہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں نکلوا کر اپنے حدود قائم کرلیں +

مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان کی خبریں

بمبئی میں ایک کانفرنس کی تجویز بمبئی۔ ۳ جنوری مسٹر جناح مسٹر مالویہ مسٹر جناح اور دیگر لیڈروں نے ایک مراسلہ تمام صوبجات کے نمایندگان کے نام روانہ کیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ احمد آباد کے اجلاس میں نیشنل کانگرس نے چونکہ خود مختاری اور کامل آزادی کا اعلان نہیں کیا۔ اور ترک موالات کے ریزولیوشن کے تعمیری پہلو پر زیادہ زور نہیں دیا ہے۔ اسلئے یہ حکومت اور رعایا دونوں کا فرض ہے کہ وہ قوانین کی نافرمانی کو روکیں اس لئے ان لوگوں نے تمام سیاسی جماعتوں کے قائم مقاموں کی ایک کانفرنس ۱۴ جنوری کو بمبئی میں طلب کی ہے۔ اس میں مسٹر گاندھی بھی شامل ہوں گے۔

مالوی جی کے لڑکے اور بھتیجے کو سزا الہ آباد۔ ۴ جنوری۔ پنڈت کرشن کانت مالوی پنڈت مدن موہن مالوی کے بھتیجے اور لڑکے اور دو دیگر اشخاص کو والنٹیروں کی بھرتی کی تائید و حمایت میں تقریر کرنے کے الزام پر ۱۸ مہینے قید محنت کی سزا دی گئی۔

پولیس کو تنخواہ لینے سے انکار مدراس۔ ۴ جنوری۔ مدراس سٹی پولیس کے کانسٹبلوں اور ہیڈ کانسٹبلوں نے اس مہینے کی تنخواہ لینے سے کل انکار کیا۔ وہ زیادہ تنخواہ کے طالب ہیں۔

لارڈ نارتھ کلف سیلون میں کولمبو۔ ۳ جنوری۔ لارڈ نارتھ کلف سیلون آئے ہیں لیکن ان کی نقل و حرکت کو بہت راز میں رکھا جاتا ہے۔

بندے ماترم پریس سے طلبی ضمانت بندے ماترم پریس جس سے ابتک کسی قسم کی ضمانت کا مطالبہ نہیں کیا گیا تھا۔ دو ہزار روپیہ کی ضمانت [مانگی] گئی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ قرار دی ہے کہ اس کا لہجہ قابل اعتراض ہے۔

ایک سب جج کو رشوت ستانی کے لئے سزا ناگپور۔ ۶ جنوری۔ ہری پرشاد بھارگو سب جج پر رشوت ستانی کا جرم عاید کیا گیا تھا۔ آپ کو اس جرم کی پاداش میں اڑھائی سال قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

شورش مالابار کالی کٹ۔ ۶ جنوری حسب ذیل سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہے۔ باغیوں کا ایک دستہ جس میں پانچسو آدمی ہوں گے۔ کنور انتھنگل کی سرکردگی میں بے پور دریا کے جنوب کی طرف روانہ ہوا۔ کل رات یہ دستہ کنڈوتی کے نواح میں نظر آیا۔ اطلاع ہے کہ یہ دستہ اب ترانگدی کے شمال میں ہے اس دستے سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے فوج بھیجی گئی ہے۔

آج پھر اس مجلس کا اجلاس منعقد ہوا۔ جو گاڑی کے حادثہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ کرنیل ہمفریز اور مسٹر ایف آر ایوانس آئی۔ سی۔ ایس کی شہادتیں قلمبند کی گئی ہیں۔

شہزادہ ویلز مانڈلے میں مانڈلے ۶ جنوری۔ آج صبح شہزادہ ویلز نے ان افواج کا معائنہ کیا جو مانڈلے میں متعین ہیں۔ میجر جرنیل سرفین کو کے۔ سی۔ بی کا اعزاز عطا کیا بعد میں آپ نے ملازمت سے علیحدہ شدہ اور پنشن یافتہ اصحاب کے کیمپ کا ملاحظہ کیا۔

پولیٹیکل قیدی مشروط طور پر چھوڑے جا سکتے ہیں کلکتہ۔ ۵ جنوری آسام گورنمنٹ نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ شروع سے اب تک تمام پولیٹیکل قیدیوں کو اس شرط پر چھوڑنے کے لئے تیار رہی ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ کو اقرار نامہ لکھ دیں۔ اور ڈسٹرکٹ افسران کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ سول نافرمانی کرنے والوں کی گرفتاریوں کو محدود کر دے۔ گورنمنٹ تحریک قطع تعلق کا مقابلہ نہیں کرنا چاہتی اس کی غرض صرف یہ ہے کہ لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرے۔ اور امن عامہ کو برقرار رکھے۔

کیا گورنمنٹ نیشنل کانگرس کو توڑنے کا ارادہ رکھتی ہے دہلی۔ ۱۰ جنوری لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ میں ۱۰ جنوری کو مسٹر رگھبیر سہایہ سوال کرنا تھا کہ کیا گورنمنٹ انڈین نیشنل کانگرس کو توڑ دے گی۔ اور اگر اس کا ایسا منشاء ہے۔ تو کیا اس نے اس پالیسی کے نتائج پر غور کر لیا ہے۔

کلکتہ بنک میں لاکھوں کا غبن کلکتہ کے چارٹرڈ بنک کے خزانچی کرن چند گھوش کو دو لاکھ ستر ہزار روپیہ غبن کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

سنٹرل جیل لاہور سے پولیٹیکل قیدیوں کی تبدیلی ہم کو معلوم ہوا ہے۔ کہ تقریباً ۶۰ پولیٹیکل قیدی جو پہلے سنٹرل جیل میں تھے۔ اب مختلف جیلوں میں منتقل کر دئے گئے ہیں۔ پنڈت نیکی رام کو میانوالی اور سردار سردول سنگھ کو رہتک پہنچا دیا گیا ہے۔

الہ آباد میں آٹھ والنٹیروں کی معافی الہ آباد۔ ۶ جنوری۔ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت آٹھ آدمیوں نے جنہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ معافی مانگ لی۔ انہوں نے خلاف قانون جماعت میں شریک ہونے اور احمقانہ ایجیٹیشن میں حصہ لینے پر افسوس کا اظہار کیا۔

ای۔ آئی۔ آر کی ہڑتال کا خاتمہ کلکتہ۔ ۵ جنوری۔ ای آئی آر کے اسٹاف نے تمام اسٹیشنوں پر کام شروع کر دیا ہے۔ اور ریل کی آمد و رفت جاری ہو گئی ہے۔

شہزادی بجی کا انتقال رنگون۔ ۶ جنوری شاہی خاندان برہما کے شاہزادہ بجی کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔

لالہ لاجپت رائے کے مقدمہ کا فیصلہ ۷ جنوری کو لالہ لاجپت رائے پنڈت سنتانم۔ ملک لال خاں۔ ڈاکٹر گوپی چند کے مقدمے کا فیصلہ مسٹر کیو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جیل لاہور کے اندر جیل کے دفتر میں سنایا گیا۔ مسٹر کیو نے کہا۔ کہ آج صرف ۲۵ آدمیوں کو اندر داخل ہونے کی اجازت ہوگی۔ ان چاروں کو اٹھارہ اور سولہ مہینوں کی سزائے قید دی گئی۔

چٹاگانگ میں رضاکاروں کی گرفتاری کلکتہ۔ ۳ جنوری۔ آج شکینہ (چٹاگانگ) میں ایک سو رضاکار تبلیغ و اشاعت کے لئے نکلے۔ جن میں سے گیارہ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اب تک سترہ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔ مزید پولیس بلائی گئی ہے۔ مکمل سکون و سکوت ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

مصر میں حالات سکون پذیر ہیں

لنڈن - ۴ر جنوری قاہرہ کا ایک تار مظہر ہے کہ حالات میں پورا سکون ہے۔ دیسی حلقوں میں برطانوی کو بائیکاٹ کرنے کی کوشش بظاہر برطانوی بنکوں سے بعض قوم کے نکال لینے پر محدود رہی ہے۔ حامیان زاغلول کا اخبار "منار" ایک غیر معینہ وقت تک کے لئے بند کر دیا گیا ہے ؂

عبد البہا سرگروہ بہائیاں کا انتقال

مسلم سٹینڈرڈ کا بیان ہے۔ کہ بہائی جماعت کے رہنما سر عبد البہا البہائی کا حیفہ میں انتقال ہو گیا۔ سر موصوف کو برطانیہ نے خدمات جنگ کے صلہ میں نائٹ کا خطاب دیا تھا ؂

سرحدات ترکی پر بالشویکی سپاہ کا اجتماع

لنڈن ۳ر جنوری۔ باکو سے خبر ہے کہ ۱۰ر دسمبر سے فوجی گاڑیاں آذر بائیجان میں سے ہو کر طفلس کو آتی جاتی ہیں۔ منبع باطوم میں ترکی سرحد کے ساتھ ساتھ سوویٹ فوج کے تین ڈویژن جمع ہیں ؂

حالات یورپ پر غور کرنیوالی کانفرنس

یورپ کی دوبارہ تعمیر کے متعلق کینس کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ ایطالی وفد مسئلہ تاوان کے متعلق قرار داد پر زور دے رہا ہے۔ مسٹر لائڈ جارج بین الاقوامی اقتصادیات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ جرمنی پر فرانس کی بداعتمادی بدستور جاری ہے۔

معاہدہ آئرلینڈ پر مباحثہ

مسٹر ڈی ویلرا کے مجوزہ معاہدہ کا مضمون

لنڈن ۴ر جنوری مسٹر ڈی ویلرا نے معاہدہ کا جو مضمون تجویز کیا ہے۔ اس میں شاہی اطاعت کے حلف کو اڑا دیا ہے۔ اور بجائے اسکے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ آئرلینڈ ہز میجسٹی شہنشاہ معظم کو برٹش کومن ویلتھ کا اعلیٰ حاکم تسلیم کرتا ہے۔ جس کے ساتھ آئرلینڈ مشترکہ امور میں شرکت عمل کرنے کو تیار ہے۔ اس میں برطانیہ کو آئرلینڈ میں بحری آسانیاں دینی تجویز کی گئی ہیں۔ جو معاہدہ لنڈن میں درج ہیں۔ اور آئرلینڈ کی فوج کی محدودیت بھی منظور کی ہے۔ اور یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ آئرلینڈ برطانیہ کی منظوری بغیر آبدوز کشتیاں نہ بنا سکے۔ مگر اس میں گورنر جنرل کے تقرر کا کہیں ذکر نہیں۔ اور لکھا ہے کہ تمام عہدے آئرش پارلیمنٹ کے ماتحت ہونگے۔

اس معاہدہ کے ساتھ ایک ضمیمہ ہے۔ جس میں آئرلینڈ کے کسی حصہ کا آئرلینڈ کی پارلیمنٹ کے اختیارات سے باہر رہنے کی اجازت نہیں دیگی۔ لیکن شمالی آئرلینڈ یعنی السٹر کے لئے وہ احتیاطیں منظور کی ہیں۔ جو معاہدہ لنڈن میں دی گئی ہیں۔

ڈی ویلرا کا اعلان

لنڈن - ۴ر جنوری - ڈی ویلرا نے اعلان شائع کیا ہے کہ جس میں قوم کو مضبوط اور مستقل رہنے کی دعوت دی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس آخری وقت پر بھی پوزیشن کو سنوارا جا سکتا ہے ؂

پریسیڈنٹ ڈیل ایرین کا اعلان

لنڈن ۴ر جنوری - ڈبلن کا تار مظہر ہے کہ پریذیڈنٹ ڈیل آیرین نے اب بات کا پورا پورا فیصلہ کر لیا ہے کہ ڈی ویلرا معاہدہ میں ترمیم کی تحریک نہیں کر سکتے۔ نیز یہ کہ ڈی ویلرا صرف اس ریزولیوشن میں جس پر ڈیل ایرین میں اسوقت بحث ہو رہی ہے۔ کہ معاہدہ کی تصدیق کی جائے یا نہیں ترمیم کر سکتے ہیں ؂

ڈی ویلرا کی اختلافی تجاویز

ڈی ویلرا کی نئی تجاویز ایک بالکل جداگانہ معاہدہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور اسمیں دفعات ہیں۔ اور بہت سی باتوں کا اضافہ بھی ہے۔ یہ دفعات زیادہ تر اسی معاہدہ کی دفعات کے مطابق ہیں۔ جن پر لنڈن میں دستخط ہو چکے ہیں۔ پہلے معاہدہ اور دوران تجاویز میں جو خاص فرق ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان تجاویز میں حلف فرمانبرداری نہیں اور نہ السٹر کا کچھ حوالہ ہے۔

مسٹر ڈی ویلرا کا استعفا

لنڈن ۶ر جنوری - سرکاری طور پر بیان ہوا ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا نے استعفا دیدیا ہے ؂

ولایت کی شرح تبادلہ

کلکتہ سے ۶ر جنوری کا تار مظہر ہے کہ بنکوں کے برقی مبادلوں پر ولایت کی شرح تبادلہ ایک شلنگ ۳ ۲۵/۳۲ پنس اور ہنڈیوں پر ایک شلنگ ۴ پنس فی روپیہ ہے ؂

تین لاکھ سلیپر جل گئے

لنڈن ۵ر جنوری - مارٹیل کے سلیپروں کے احاطہ میں بجلی کی تار سے آگ لگ گئی تھی۔ جس سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تین لاکھ سلیپر جل گئے۔ آتشزدگی سے شہر کا ۸۰ ایکڑ قطعہ اراضی تباہ ہو چکا ہے۔ ۲۸ فائر بریگیڈ آگ بجھانے میں مصروف رہے۔ بہت سے کرایہ داروں کا تمام مال و اسباب جل گیا ایک وقت میں شعلے ایک میل تک پہنچ گئے تھے۔ کسی جان کا نقصان نہیں ہوا ؂

۱۶ر جنوری کا الفضل وی پی ہو گا

باوجود تاکید کے اکثر اصحاب نے جلسہ سالانہ پر الفضل کی قیمت داخل نہیں کرائی نہ بذریعہ منی آرڈر بھجوائی۔ ارادہ تو یہی تھا۔ کہ ایسے اصحاب کا پرچہ تا وصولی قیمت بند رہے مگر اس خیال سے کہ قیمت نہ داخل کرنے کی معقول وجہ ہو گی۔ اب انشاء اللہ ۱۶ر جنوری کا الفضل ان سب دوستوں کے نام وی پی ہو گا۔ جن کی قیمت دسمبر میں ختم ہوتی ہے۔ یا جنوری کی کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے ممکن ہے۔ کہ بعض دوستوں کا چندہ ۳۰ر جنوری کو ختم ہوتا ہو۔ اور ان کے نام ۱۶ر جنوری کو ہی وی پی ہو جائے لیکن اطمینان رہے۔ کہ حساب میں کوئی غلطی نہیں آئے گی ؂

منیجر الفضل قادیان

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان الفضل کیلئے شائع ہوا